ابوطلحہ عثمان ایم۔اے

دہشت گردی کو سوئچ آف کیجیے

ہمارے سابق وزیرِ داخلہ اور صدر پاکستان فرماتے رہے کہ دہشت گردی کی جنگ ہماری اپنی جنگ ہے اور یہ کہ ہم اسے ختم کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے ڈرون حملوں کی بقول خود محدود اور مشروط اجازت دینے والے صدر کمانڈو پرویز بھی یہی فرماتے رہے کہ: ''ہم نے ساری دنیا کا ٹھیکہ تو نہیں لیا ہوا'' اور یہ کہ: ''سب سے پہلے پاکستان''......ان مبہم الفاظ کا معنی کسی نے تو یہ لیا کہ صرف پاکستان اور پاکستانیوں کو فائدہ پہنچانا مقصود ہے، مگر ہوا یہ کہ صرف پاکستان اور اہلِ پاکستان پر غیر علانیہ جنگ مسلط کر دی گئی اور سب سے پہلے پاکستان اور اہلِ پاکستان کو نشانہ بنایا جانے لگا۔

کمانڈو صدر نے زائد از سات سو پاکستانی محبّ وطن افراد کو ایجنسیوں کے ذریعے اٹھوایا اور امریکہ کو ڈالروں کے بدلے فروخت کیا۔ اس کے علاوہ کئی دیگر جرائم کا اقرار اُس نے کیا ہے۔ (بحوالہ اِن دی لائن آف فائر)

لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر اپنی فوج کے ذریعے فاسفورس بم برسائے۔ جن ایک دو فوجی افسروں نے قرآن پڑھتی بچیوں پر بم پھینکنے سے انکار کیا وہ آج بھی کورٹ مارشل کے بعد جیلوں میں سڑ رہے ہیں۔ ابھی چند ہفتے پہلے ایسے ہی ایک مظلوم فوجی افسر کا بیان قومی اخبارات میں آیا ہے، اس نے درخواست کی کہ میری سزا پر نظرِ ثانی کی جائے۔

اب موجودہ تیسری بار کے وزیرِ اعظم کا بیان اور موجودہ وزیرِ داخلہ کا بیان بھی کئی بار سامنے آچکا ہے کہ ہم دہشت گردی کو ختم کر کے چھوڑیں گے...... یہ بہت ہی نیکی کی بات ہے۔ بہت اچھے کام کا ارادہ ہے لیکن یہ سوچ لیں کہ جب ہماری فوج کی بمباری سے چار گھرانے تباہ ہوں گے اور ان چار گھروں کے ڈیڑھ دو درجن افراد میں سے صرف چار یا پانچ بندے بچ جائیں گے تو کیا وہ حکومتِ پاکستان اور اہلِ اقتدار کے لیے مٹھائی لے کر حاضر ہوں گے؟ کسی مفتی اور مولوی کے فتوے پر کہ دہشت گردی حرام ہے وہ سو فیصد عمل کریں گے یا کیا ایسے مفتی صاحبان کے فتوے پر وہ چار آدمی ملفوف تحفے نہیں بھیجیں گے؟

اہلِ اقتدار حضرات اور سالار پاکستان سے درخواست ہے کہ آپ ناسمجھ یا بھولے بھالے نہیں ہیں۔ دہشت گردی کو سوئچ آف کیسے اور کہاں سے کیا جاسکتا ہے، ہم عوام سے زیادہ آپ کو معلوم ہے۔ دو دفعہ آپ خود دہشت گردی کو ختم کر چکے ہیں۔ یہ منظر آپ کے علاوہ اہلِ وطن بھی دیکھ چکے ہیں و نہایت لجاجت سے ہم عوام کی التجا ہے کہ دہشت گردی کا بٹن آف کیجیے۔ یہ بٹن آپ سے چند قدم بھی دور نہیں۔ برادر کش نیٹو سپلائی بند کر دیجیے جیسا کہ کئی ماہ پہلے ایسا کر کے آپ دیکھ چکے ہیں۔ اپنے زمینی، فضائی اور بحری اڈے واپس لے لیجیے جیسا کہ پہلے آپ ایک اڈہ واپس لے چکے ہیں اور دہشت گردی بند

ہو کر امن کا ایک جھونکا آپ محسوس کر چکے ہیں۔ تیسری بات، امریکہ میں سابق سفیر پاکستان حقانی اور سابق مشیر داخلہ نادان ملک کی دعوت واجازت (ویزا) پر پاکستان میں داخل ہونے والے بلیک واٹر، سی آئی اے اور زی ورلڈ کے ہزاروں ایجنٹوں، ریمنڈ ڈیوس کے شاگردوں کو گرفت میں لائیے۔ پہلے بھی اسی طرح امن قائم ہوا، دہشت گردی تھم گئی تھی۔ اب بھی یہی دو راستے ہیں۔ برادر کُش سپلائی بند اور بلیک واٹر دہشت گرد اندر بند۔ کر کے دیکھیے خالی خولی دعوے نہ کیجیے۔

۱۲/اگست ۲۰۱۳ء کے ایکسپریس اور دوسرے قومی اخبارات میں وفاقی وزیرِ داخلہ چودھری نثار علی خان کا بیان شہ سرخیوں کے ساتھ شائع ہوا۔ ''دہشت گردی کے خلاف جنگ ہماری نہیں تھی بلکہ مسلط کی گئی تھی''

جناب آپ پچھلے پانچ سال کہاں تھے؟ کیا آپ حزبِ اختلاف کے لیڈر کے طور پر ایسا نہیں کہہ سکتے تھے۔ کیا آپ احتجاج نہیں کر سکتے تھے، کیا آپ قائدِ حزبِ اختلاف کے طور پر عالمی سطح پر یہ مسئلہ نہیں اُٹھا سکتے تھے؟

اور اگر اس وقت آپ فرینڈلی اپوزیشن کے لیڈر ہونے کی وجہ سے اس حقیقت سے لاعلم تھے تو اب آپ کی آنکھیں کھلی ہیں۔ آنکھیں تو مظلوم عوام کی بھی کھلی ہیں آپ ان میں دھول جھونکنے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ امریکہ کو پاکستانی حکمرانوں پر آقا ہونے کا حق حاصل ہے اور آپ اُن کی اجازت کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے...... آپ کو آقا کی طرف سے جواب طلبی کا ڈر ہوا تو فوراً دوسرا فقرہ بول دیا...... ''مگر اب یہ جنگ پاکستان کی بقا کی جنگ ہے۔'' یعنی پہلے تو نہیں تھی اب یہ ہماری جنگ ہے۔ یہی بات تو زرداری گروپ کے وزرا گیلانی سمیت کہتے رہے کہ ''یہ دہشت گردی کی جنگ پرویز مشرف نے شروع کی تھی۔ ہم نے شروع نہیں کی مگر اب یہ ہماری جنگ ہے۔''

کیا آپ عوام کو اُلّو بنا رہے ہیں کہ نہ آقا ناراض ہو، نہ عوام ناراض ہوں۔ اگر آپ پاکستان کے ساتھ مخلص ہیں تو پاکستان پر مسلط کی گئی اس دہشت گرد جنگ کو ختم کیجیے۔ نیٹو اور امریکہ کو علی الاعلان غیر مشروط طور پر کہہ دیجیے کہ سائیں ہم اس جنگ سے دست بردار ہوتے ہیں۔ ہمارا اب اس جنگ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں...... آپ جانیں اور ملا عمر کے پہاڑ...... ہم آج سے الگ ہوتے ہیں۔

اپنے ائیر بیس امریکہ کے قبضے سے آزاد کرائیے۔ برادر کُش سپلائی بند کیجیے۔ بلیک واٹر، سی آئی اے اور را وغیرہ کے ایجنٹوں کو لگام دیجیے۔ اگر ان کو گرفتار کرنے کی جرأت نہیں تو انہیں پاکستان بدر کیجیے، پھر ہم سمجھیں گے کہ آپ اس مسلط کی گئی دہشت گردی کی جنگ کو اپنی جنگ نہیں سمجھتے ورنہ تو آپ سیکڑوں ہزاروں پاکستانیوں کے قاتلوں کے ساتھی شمار ہوں گے۔ دیکھیے پہلے ریمنڈ ڈیوس پکڑا گیا تو ملک میں ڈرون حملے اور خودکش حملے بند ہو گئے تھے۔ سپلائی لائن بند کی گئی تو امن قائم ہو گیا تھا۔ نہ خودکش دھماکے ہو رہے تھے نہ ڈرون حملے...... آپ آگے بڑھیے۔ یہ کام کیجیے، دہشت گردی سے الگ ہو جائیے، پاکستان کے 18 کروڑ عوام آپ کے ساتھ ہوں گے۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔